بسم اللہ الرحمن الرحیم

غلطی سے کسی کے بچے کو دودھ پلادیا تو رضاعت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت بیڈ پر سورہی تھی، اس کے ساتھ دو چھوٹے دودھ پیتے بچے بھی سورہے تھے، جن میں سے ایک تو اس کا اپنا بیٹا تھا اور دوسرا اس کا اپنا بیٹا نہیں تھا اور اس دوسرے بچے کی عمر تقریبا ایک سال تھی، لائٹ نہیں تھی، اندھیرا تھا کہ اس دوران ایک بچہ رونے لگا، عورت نے سمجھا کہ میرا بچہ ہے، چنانچہ اس نے اسے پکڑکر اپنا دودھ پلادیا، دودھ اس کے حلق سے نیچے بھی اترا۔ پھر کچھ دیر بعد بچے کے رونے کی پھر آواز آئی، اب اس نے لائٹ روشن کروائی تو پتا چلا کہ پہلے جس بچے کو دودھ پلایا وہ اس کا اپنا بچہ نہیں تھا بلکہ دوسرا بچہ تھا۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا یہ دوسرا بچہ اب اس کا رضاعی بیٹا بنا یا نہیں؟

جواب

صورت مسئولہ میں عورت نے جس بچے کو اس کی تقریبا ایک سال کی عمر میں دودھ پلایا، اگرچہ غلطی سے پلایا، وہ بچہ، اس عورت کا رضاعی بیٹا بن چکا کہ رضاعت ثابت ہونے کے لیے رضاعت کا قصد وارادہ ہونا ضروری نہیں، بلکہ عورت کا خود پلانا بھی ضروری نہیں حتی کہ اگر کوئی عورت سورہی ہو اور بچہ ایام رضاعت میں خود اس کا دودھ پی لے تو اس سے بھی رضاعت ثابت ہوجاتی ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں جس عورت نے دوسرے بچے کو دودھ پلایا، یہ عورت اس بچے کی رضاعی ماں بن گئی اور اس کا شوہر، جس سے اس کا یہ دودھ تھا، اس بچے کا رضاعی باپ بن گیا اور ان کی ساری اولادیں (خواہ اس سے پہلے پیدا ہوئیں یا بعد، ان میں سے کسی نے اس کے ساتھ دودھ پیا یا نہیں) اس بچے کے رضاعی بھائی، بہن بن گئے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں۔" **(سورۃ النساء، پ04، آیت 23)**

صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ میں ہے "یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب" ترجمہ: رضاعت سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الشھادات، باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع المستفیض، ص480، بیروت)

در مختار میں ہے "(ويثبت به)۔۔۔(وإن قل) إن علم وصوله لجوفه من فمه أو أنفه لا غير۔۔۔(أمومية المرضعة للرضيع، و) يثبت (أبوة زوج مرضعة) إذا كان (لبنها منه له) وإلا لا كما سيجيء.(فيحرم منه) أي بسببه (ما يحرم من النسب) رواه الشيخان "ترجمہ: اور دودھ اگرچہ قلیل مقدار میں پیے جبکہ دودھ کا بچے کے جوف تک منہ یا ناک کے ذریعے پہنچنا معلوم ہو جائے نہ ان کے علاوہ اور راستے سے، تو اس سے دودھ پلانے والی، دودھ پینے والے کی ماں بن جاتی ہے اور پلانے والی کا شوہر اس کا باپ بن جاتا ہے جبکہ عورت کا دودھ اسی سے اترا ہو ورنہ نہیں جیسا کہ عنقریب آئے گا، پس اس کی وجہ سے وہ تمام رشتے حرام ہو جائیں گے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ **(الدر المختار مع رد المحتار، ج 04، ص 390 تا 393، مطبوعہ کوئٹہ)**

المبسوط للسرخسی میں ہے "(قال:) وإذا حلب اللبن من ثدي المرأة ثم ماتت فشربه صبي تثبت به الحرمة لحصول المعنى الموجب للحرمة بهذا اللبن، ولا معتبر بفعلها في الإرضاع، ألا ترى أنها لو كانت نائمة فارتضع من ثديها الصبي تثبت الحرمة "ترجمہ: فرمایا: اور جب عورت کی چھاتی سے دودھ کسی برتن وغیرہ میں نکالا جائے پھر عورت مر جائے پس بچہ اسے پی لے تو اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے کہ اس دودھ سے وہ معنی حاصل ہو گیا جو حرمت ثابت کرنے والا ہے اور دودھ پلانے میں عورت کے فعل کا اعتبار نہیں ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر عورت سو رہی ہو پس اس کی چھاتی سے، بچہ دودھ پی لے تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ (المبسوط للسرخسی، باب الرضاع، ج 05، ص 134-135، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے "كذا الصغيرة إذا جاءت إلى الكبيرة وهي نائمة فأخذت ثديها وارتضعت منها بانتا منه "ترجمہ: یونہی چھوٹی بیوی جب بڑی بیوی کے پاس آئے جبکہ وہ سو رہی ہو اور اس کی چھاتی لے کر اس سے دودھ پیے تو دونوں شوہر سے جدا ہو جائیں گی۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الرضاع، ج 01، ص 345، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچہ کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے یعنی اُس کی وطی سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اترا) اس دودھ پینے والے بچہ کا باپ ہو جائے گا اور اس عورت کی تمام اولادیں اس کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے، اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی اور عورت کے بھائی، ماموں اور اس کی بہن خالہ۔ یوہیں اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اُس کے بھائی اس کے چچا اور اُس کی بہنیں، اس کی پھوپیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔ یوہیں ہر ایک کے باپ، ماں اس کے دادا دادی، نانا، نانی۔" (بہار شریعت، ج 02، حصہ 07، ص 37-38، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد عرفان مدنی

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-10830

تاریخ اجراء: 25محرم الحرام1443ھ/03ستمبر2021ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net